شہناز گُل

ریسرچ اسکالر، شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی

پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس

پروفیسر شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی۔

اُردو میں لغت نویسی کے بنیادی مباحث اور مسائل

ABSTRACT

Urdu lexicography; Basic ideas and problems regarding historical lexicography.
By Shehnaz Gull, Research Scholar, Department of Urdu, University of Karachi.

Lexicography deals with the evolutionary process of a particular language, especially historical lexicography, which is the core part of modern applied linguistics. In Urdu, lexicography was in practice since 18th century but the rules that scientifically govern historical lexicography have not been widely discussed among scholars and linguists. That's why Urdu's early dictionaries did not follow modern patterns. It also carries a debate on modern lexicography among scholars. This article carefully traces down some issues pertaining to lexicography with a historical perspective.

زبان انسانی احساسات، جذبات اور خیالات کے اظہار کا صرف ایک فطری تقاضا ہی نہیں بلکہ ایک سماجی ضرورت اور پسندیدہ، مہذّب اور مؤثر معاشرتی عمل بھی ہے جس کا دائرہ فرد سے فرد، فرد سے جماعت، جماعت سے سماج، سماج سے عالمی برادری اور عالمی برادری سے کل کائنات تک پھیلا ہوا ہے۔ زبان دراصل اسی بامعنی اظہار کا وسیلہ ہے(۱)۔

جب سے آدم نے اس زمین پر اپنا قدم رکھا چاہے وہ وسطی یورپ میں دریائے ڈینوب کی وادی ہو یا وسطی ایشیا کا میدان ہو، اسے کرہ ارض کے مختلف خطوں میں گھومتے ہوئے اپنے ارادوں کو زبان پر لانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ انسان کی دماغی ساخت نے اسے دیگر حیوانات سے بالا سوچنے اور سمجھنے پر مجبور کیا اور وہ اپنی آوازوں کی مسلسل عمل کے ذریعے اظہار خیال اور مادی ضروریات کی تکمیل کے لیے استعمال کرتا رہا اور اسی قوت نے اسے حیوانات سے منفرد بنا دیا(۲)۔

مرزا مقبول بیگ بدخشانی مؤلف اُردو لغت، لفظ کی تعریف لکھتے ہیں:

”وہ بامعنی کلمہ جو انسان کے منھ سے نکلے۔ یعنی بات(۳)“

آکسفورڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری میں لفظ کی تعریف (ترجمہ) ''آواز یا آوازوں کا مجموعہ جو کسی معنی کو ظاہر کرے۔زبان کی ایک آزادا کائی یا لفظ کہلاتی ہیں (۴)۔''

قواعد اُردو کے مطابق ''ایک سے زیادہ ملی ہوئی آوازیں ۔جن کی تحریری علامتیں الفاظ کہلاتے ہیں (۵)۔'' الفاظ زندگی کی کیفیت کے آئینہ دار ہیں۔الفاظ کا سفر زمانے کی گردش کے ساتھ نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں ہے۔یہی الفاظ ننھی معصوم زبانوں سے وجود پا کر جوان ہوتے ہیں۔کبھی آبائی مکان تبدیل کرتے ہیں تو کبھی حادثاتی طور پر لقمہ اجل بن جاتے ہیں تو کبھی طبعی عمر پا کر ضعیفی کے دامن میں دم توڑ دیتے ہیں۔(۶) بولیاں جب زبانیں بن جاتی ہیں تو ضبط تحریر سے آشنا ہو جاتی ہیں ۔بولنے والوں کا پھیلاؤ ،وسعتیں اور کشادگیاں لاتا ہے۔ضروریات زندگی اختراعات اور استعمالات کی موجب بن جایا کرتی ہیں۔رسم ورواج میں تنوع اور تبدیلی نئے نئے انداز فکر اور سوجھ بوجھ کے نئے سانچے گھڑتی ہے۔ادبی تخلیقی سرگرمیاں نئے پیرائے اور نئے سلیقے پیش کرتی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ زندگی کے مختلف شعبوں میں ہوئی ترقیات اور ایجادات بھی اپنے سیاق وسباق کے ساتھ ادب کا حصہ بنتی ہیں۔اسی طرح علمی وفنی اور سماجی وتہذیبی اختلاط اور ارتباط سے ذخیرہ الفاظ میں بھی مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔کچھ حصہ متروک بھی ہوجاتا ہے لیکن نئے تصورات، نئے خیالات اور نئے نظریات کی ترجمانی اور ان کی ترسیل کسی دریا کے بہاؤ کی طرح رواں دواں رہتی ہے (۷)۔

جہاں تک الفاظ کا تعلّق ہے تو الفاظ کی یہ خاص خصوصیت ہوتی ہے۔ان میں سے ہر لفظ ایک خاص شکل وہیت کا حامل ہوتا ہے۔حروف کی مخصوص ترتیب ہوتی ہے۔اس مخصوص صورت میں تبدیلی یا حروف کا ہیر پھیر لفظ کے املا کو بگاڑ دیتا ہے۔الفاظ کی مختلف اشکال،ان کی ترتیب اور مترادفات کی تفہیم وتشریح کے لیے لغات وجود میں آئیں (۸)۔

لغات کی اہمیت:

☆ لغات کی بدولت اجنبی زبان کو سیکھ کر دو مختلف قومیں اپنے سیاسی ،سماجی ،تجارتی ،مذہبی روابط کو مضبوط کر سکتی ہیں۔

☆ لغات سے اہل زبان اپنی زبان کے ذخیرہ الفاظ کو محفوظ کر لیتے ہیں۔

☆ لغات ہی کی وجہ سے اہل قلم اپنی زبان کے مستند ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں (۹)۔

لغات کا فقدان:

لغت نویسی ،یعنی الفاظ کے تحفّظ اور ان کی تشریح وتوضیح کے پس پشت کبھی مذہب کارفرما رہا ہے تو کبھی سیاست، اس سلسلے میں کبھی کبھی ادب نے بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔چنانچہ وہ علاقے جہاں ایک سے زیادہ زبانیں چلن میں رہیں کہ کسی ایک زبان کو دوسری زبانوں پر برتری حاصل نہیں ہو پائی ،یا جہاں کبھی کسی عظیم مذہب نے جنم نہیں لیا یا جہاں عظیم ادب تخلیق نہیں ہوا، وہاں لغت نویسی کا بھی فقدان نظر آتا ہے (۱۰)۔

لغات کی صورتیں:

لغت کی بالعموم دو صورتیں ہوتی ہیں۔ پہلی صورت میں کسی زبان کی لغت اس کے بولنے والوں کی یادداشت میں محفوظ ذخیرہ الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے۔ جس میں روزمرّہ، محاورے، ضرب الامثال اور کہاوتیں شامل ہوتی ہیں۔ دوسری لغت وہ ڈکشنری ہے جو کتابی صورت میں ہوتی ہے اور ان میں کسی زبان کے مذکورہ بالا ذخیرہ الفاظ کو ان کی فصاحت و بلاغت اور ان کے معنی و مفہوم کے ساتھ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا جاتا ہے(۱۱)۔

لغت کی تعریف، معنی، مفہوم اور تشریح (قدیم اور جدید کی روشنی میں):

جب انسان نے لفظ کی ادائیگی پر قدرت حاصل کی، اس کے ذہن میں الفاظ کا ذخیرہ ہوا گویا لاشعوری طور پر لغت نے جنم لیا اور جب کسی زبان کو لغت کی ضرورت پیش آنے لگے تو گویا زبان میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے اور جب تک زبان میں فرہنگ نویسی کا تسلسل قائم ہے یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ زبان ترقّی پذیر اور ارتقاء پذیر ہے(۱۲)۔

لغت ادب کی وہ شاخ ہے جس میں الفاظ کا صحیح املا، تلفظ، ماخذ، مادہ یا اشتقاق اور حقیقی، مجازی یا اصطلاحی معنی، اگر ان کی شکل میں کوئی تغیر و تبدل ہوا ہے تو ان کی تشریح اور ان کے صحیح استعمال سے متعلق معلومات جمع کی جاتی ہیں۔ اسی لیے قواعد، صنائع و بدائع، لسانیات و صوتیات وغیرہ کو بھی علم اللغات ہی کا جز سمجھا جاتا ہے(۱۳)۔

بقول نیاز فتحپوری: ''لغت نام ہے ایک ایسی کتاب استناد کا جو اصطلاحی و لغوی نزاعات کا فیصلہ لفظ آخریں کی حیثیت رکھتا ہے(۱۴)۔'' سہیل بخاری کے مطابق: ''زبان کے الفاظ جس کتاب میں اکھٹے کیے جاتے ہیں اسے اُردو میں لغت کہتے ہیں(۱۵)۔'' ایس۔ کے حسینی کہتے ہیں: ''انگریزی میں لغت کے لیے جو لفظ مستعمل ہے۔ اس کا مآخذ اطالوی، لفظ dictionarious ہے۔ جس کے معنی الفاظ کے مجموعے کے ہیں (۱۶)۔''

ہارو ڈجیکسن لکھتے ہیں: ترجمہ: ''لغت الفاظ اور زبان سے تعلّق کے حوالے کی کتاب ہے جو انسائیکلوپیڈیا سے قریب تر ہوتی ہے۔ لغت صرف زبان سے نہیں ہمیں لفظوں کی اصل دنیا سے آگاہ کرتی ہے (۱۷)۔''

پائٹ وین اسٹرکین لکھتے ہیں: ''لغت زبان میں استعمال میں ہونے والے الفاظ کو ریکارڈ کرنے کا کام کرتی ہے۔ لغت زبان کے خالص رہنے کو یقینی بناتی ہے۔ لغت کسی بھی لفظ کے حروف تہجّی، اصل، معنی، استعمال کے لیے معلومات فراہم کرتی ہے (۱۸)۔''

بقول مالک رام: ''لغت کی بنیادی غرض الفاظ کے معنی پیش کرنا ہے(۱۹)۔''

پروفیسر نذیر: ''کسی زبان کا لغت اس زبان کے بولنے والوں کے مزاج، افکار کا آئینہ دار ہوتا ہے اس لیے کہ لغت، ملک و قوم کے بہترین دماغوں کی برسوں کی مسلسل کوشش کا نتیجہ ہے۔ لغت کا عمل مسلسل اور دائمی ہوتا ہے(۲۰)۔''

شمس الرحمٰن فاروقی کے نزدیک: ''کامل لغت وہ ہے جس سے ہر شخص استفادہ کر سکے جو زبان کے تمام الفاظ کو تمام ضروری معلومات کے ساتھ درج کرے(۲۱)۔''

ڈاکٹر محمد ذاکر لکھتے: ''مجوزہ لغت ایسی ہونی چاہیے کہ ہم اس سے اس زبان کے بولنے والوں کا مزاج، ان کے افکار و عقائد، توہمات اور رسم و رواج اور ان کے محسوسات سے آشنا ہوسکیں (۲۲)۔''

☆ لغت میں الفاظ اور ان کے معنی درج ہوتے ہیں۔

☆ واحد، جمع، مذکر، مونث کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

☆ لفظ کی اصل، حیثیت بتائی جاتی ہیں (۲۳)۔

محمد اجمل خان لکھتے ہیں: ''لغت عربی لفظ ہے۔ انگریزی لفظ لوگس (logas) اس لفظ کا ہم معنی ہے۔ عربی میں لغت کا لفظ اصوات و کلمات، ہم معنی آوازوں اور بول چال دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اور مخصوص معنوں میں: فرہنگ فارسی، ڈکشنری انگریزی، کوشش سنسکرت کے لیے بھی رائج ہے (۲۴)۔''

بقول رشید حسن خان: ''لفظوں کے اجزائے ترکیبی، ان اجزاء کی ترتیب، معانی و مفاہیم محل استعمال، یہ ساری معلومات لغت سے حاصل ہونا چاہیے ساتھ ہی ساتھ لفظ کی صورت اور معنی میں مختلف ادوار میں کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں (۲۵)۔''

علّامہ سیوطی (م، ۱۵۰۵) علم اللغت میں بیان کرتے ہیں: ''لغت ان آوازوں کا نام ہے جن سے ہر قوم اپنے اغراض و مقاصد ظاہر کرتی ہے (۲۶)۔''

لہٰذا لغت لغوی شقوں کی، حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب ہے۔ جس میں ان الفاظ، اصطلاحات اور محاورات کے تلفظ، اشتقاق، معنی استعمال، دوسری زبانوں میں مساویات اور لفظ سے متعلق قواعدی اندراجات کی مناسب تفصیل ہوتی ہے (۲۷)۔ جدید دور کے مایہ ناز لغت نویس ہارٹ مین کے مطابق ''لغت وہ حوالہ جاتی کتاب ہے جس میں بہ اعتبار حروف تہجّی الفاظ کی ترتیب ہوتی ہے۔ ان کے معنی، ان کے تلفّظ، ہجّا اور دوسری زبان میں مساویات کی پیش کش بھی ہوتی ہے (۲۸)۔''

اُردو، انگریزی لغات میں لغت کے معنی، مفہوم اور تشریح:

اُردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد ۱۲ کے مطابق '': لغت کے معنی ایسا بامعنی لفظ ہے جس کا مفہوم متعین (طے شدہ) ہو۔ اصطلاحات میں لغات ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ کسی زبان کے الفاظ، محاورات اور اصطلاحات کے معنی دیے گئے ہوں (۲۹)۔''

علمی اُردو لغت مرتبہ وارث سرہندی کے مطابق:

''بولی۔ زبان۔ ۲۔ فرہنگ۔ ڈکشنری وہ کتاب جس میں الفاظ اور ان کے معنی درج کیے گیے ہوں۔ ۳۔ وہ لفظ جو لغت میں شامل ہوں (۳۰)۔''

مریم ویبسٹر کے مطابق (ترجمہ) ''ایک ایسی حوالہ جاتی کتاب جس میں الفاظ کو ان کے حروف تہجّی کے لحاظ سے ترتیب دیا جائے۔ جو الفاظ کے تلفّظ، معنی اور مختلف شکلوں سے آشنا کروائے لغت کہلاتی ہے(۳۱)۔''

ویبسٹر نیو ورلڈ کالج میں (ترجمہ) ''لغت ایک یا ایک سے زیادہ زبانوں میں استعمال ہونے والے الفاظ کے مجموعے کو کہتے ہیں جو ان کی تعریف، معنی تشریح سے آگاہ کرتی ہے(۳۲)۔''

اُردو لغت، مرتبہ مقبول بیگ بدخشانی لغت کی تعریف اس طرح کی ہے:

''لفظ، زبان، وہ کتاب ہے جس میں الفاظ کے معنی کی وضاحت کی گئی ہو(۳۳)۔''

ایرانیکا آن لائن میں لغت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔ (ترجمہ) ''لغت نویسی رفرہنگ نویسی نام ہے فرہنگوں، ذخیرۂ الفاظ، لغات کی ترتیب و تدوین کا جس میں ایک یا ایک سے زیادہ زبانوں میں استعمال ہونے والے لفظوں کے معنی بیان کیے جاتے ہیں:

''لغت نویسی لغات کی تدوین، اصول مرّتب کرنے کا کام ہے(۳۴)۔''

مخزن المحاورات میں منشی چرنجی لال نے لغت کی تعریف اس طرح سے کی ہے۔ ''لغت وہ ایک بامعنی لفظ ہے جو انسان کے منھ سے کسی اظہار مطلب کے لیے نکالا جاتا ہے(۳۵)۔''

''ایک لفظ کے کئی معنی مشابہت یا میل۔ نسبت قرینہ یا بعیدہ وغیرہ کئی سبب سے ہو جاتے ہیں۔ پس ان مشابہت، مناسبت اور استعارے وغیرہ کا معلوم کرنا ہی اس لفظ کے مختلف معنی کا حل کرنا ہے اور ایسے معنی کے حل لغات ہی میں پایا جاتا ہے(۳۶)۔''

لغات کشوری میں لغت کے معنی یہ ہیں، ''لغات، زبان کسی قوم کی اصلاح میں وہ لفظ جس کے معنی مشہور نہ ہوں(۳۷)۔ پس اوپر بیان کی گئی تفصیلات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ: لغات ہمارے لیے کسی بھی زبان کے الفاظ کا مایہ ناز خزینہ ہیں۔ جس سے آنے والی نسلیں بہرہ اندوز ہو رہی ہیں۔ یہ لغات فی الحقیقت اس تہذیب اور تمدن کی امانت دار اور محافظ ہیں جس کی گود میں انھوں نے جنم لیا۔ ہمیں اب بھی الفاظ کے پس پشت ان کے بولنے والے نظر آتے ہیں۔ ان کی آوازیں ہمارے کانوں میں گونجتی ہیں اور ہمیں عہد ماضی کی تاریک وادیوں میں کشاں کشاں لے جاتی ہیں(۳۸)۔

علمِ لغت LEXICOLOGY:

علم لغت، لغت نویسی کے لیے بنیاد کا کام کرتا ہے۔ علم لغت کے لیے انگریزی میں ''lexicology'' کا لفظ رائج ہے۔ یہ دراصل دو اجزاء سے ترکیب پا کر بنا ہے۔ ''lexico'' یعنی لفظ سے متعلّق یا لفظ کا اور ''لوجی'' (logy) کا لفظ علم یا علم کی کسی شاخ کے معنی میں آتا ہے(۳۹)۔ علم لغت کی تعریف اس طرح سے بھی کی ہے کہ، ''یہ الفاظ معنی اور

ان کے استعمال کا تکنیکی مطالعہ ہے، اسی طرح علم لغت کسی خاص زبان کے الفاظ کا مطالعہ کرتا ہے(۴۰)۔ بقول ہارٹ مین: ''علم لغت ذخیرہ الفاظ کی بنیادی اکائیوں (یعنی لیکسیم lexeme)، ان کی تشکیل، ساخت اور معنی سے متعلّق ہے۔ علم لغت کا تعلّق لغت نویسی سے ہے اور وضاحت کرتا ہے کہ الفاظ اور مرکّبات کیسے وجود میں آتے ہیں کیسے جڑتے ہیں، ان میں ترمیم کیسے ہوتی ہے اور ان کو زبان میں اور زبان کی مختلف سطحوں (مثلاً ڈائیلیکٹ، رسمی زبان یا اصطلاحات) میں استعمال کیسے کیا جاتا ہے(۴۱)۔

لغت نویسی LEXICOGRAPHY:

لغت نویسی اور علم لغت کا گہرا تعلّق ہے۔ علم لغت نظری مباحث سے متعلّق ہے اور لغت نویسی اس کی عملی صورت ہے۔ ہر لغت نویس ماہر علم لغت یعنی lexicologist ہوتا ہے مگر ماہر علم لغت جب تک لغت نہ مرتّب کرے تب تک لغت نویس نہیں کہلا سکتا(۴۲)۔

افتخار عارف کہتے ہیں: ''ذخیرہ الفاظ کو کسی خاص ترتیب سے منضبط کرنے اور ان کے معنی کے مختلف مفاہی کی وضاحت کا نام لغت نویسی ہے(۴۳)۔''

ہارٹ مین کے مطابق: ''لغت نویسی لغت کی ترتیب وتدوین کے نظریات وعوامل کا علم ہے۔ زبان انگلیسی کا لفظ Lexicography یونانی الفاظ Graph اور Lexico سے مخترع ہے ادبی مفہوم کے لحاظ سے اس کا مفہوم الفاظ کی تحریر ہے(۴۴)۔''

بقول ہارٹ مین: ''لغت نویسی وہ عمل ہے جس کا تعلق مشاہداتی مظہر (یعنی لفظیات یا، درجہ Lexis یا لغویہ) کے میلانات سے ہے جن سے ان کی نمو ہوتی ہے(۴۵)۔''

لغت نویس لسانیاتی مفتی نہیں ہوتا۔ لہٰذا لغت کی ترتیب وتدوین الفاظ کے درست معانی کے بارے میں حکمیہ اور شرطیہ بیانات بلکہ اندراجات کے سلسلے کی جانب پیش رفت ہے(۴۶)۔

آکسفورڈ ڈکشنری لغت نویسی کی تعریف (ترجمہ)، ''لغت نویسی لغات کی تدوین کے فعل اور پیشے کو کہتے ہیں(۴۷)۔''

انگلش کے مایہ ناز لغت نویس سیمیول جانسن لغت نویسی کو Larmless drodgery کہتے ہیں(۴۸)۔

ویکیپیڈیا میں لغت نویسی کی تعریف: Lexicogrphy focuses on the design compilation, use and evaluation of general dictionaries.. (۴۹) چنانچہ لغت نویس کا کام محض جمع کرنے کا نہیں بلکہ وہ بیک وقت ایک ماہر لسانیات، ایک ناقد اور ایک محقق کے فرائض انجام دیتا ہے۔ اس کا کام صرف لفظوں کے مترادفات (Equivalent) فراہم کر دینا نہیں بلکہ ان مترادفات کے باریک اختلافات ظاہر کرنا، ان

اختلافات کی روشنی میں الفاظ کا محل استعمال بتانا، الفاظ کے لغوی (Literal) اور مجازی (Figurative)) معنی کی تشریح کرنا، لفظوں کی اصل کا پتا لگانا، ان کے صحیح تلفظ کا تعین اور معیاری و عوامی تلفظ کی نشاندہی بھی کرنا ہے۔

لغت نویسی کے محرکات اور رجحانات

☆ جب دو مختلف زبانیں بولنے والے افراد یا اقوام آپس میں باہمی ملتی ہیں اور ان میں مختلف سیاسی، سماجی، تجارتی اور مزہبی روابط قائم ہوتے ہیں تو یہ ضرورت ہوتی ہے کہ اجنبی زبان کو سیکھا جائے اور جیسے جیسے روابط گہرے ہوتے ہیں ویسے ویسے دوسری زبان کا ذخیرہ الفاظ بڑھتا جاتا ہے اور فرہنگ، لغت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے (۵۰)۔

☆ دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ جب کسی قوم کی زبان ارتقاء کی منزل طے کرنے کے ساتھ ساتھ تغیّر و تبدل سے بھی آشنا ہوتی ہے جس کے باعث اس کا ذخیرہ الفاظ پرانے ادبی سرمائے سے مختلف ہو جاتا ہے۔

☆ تیسری صورت میں اہل قلم اپنی زبان کے مستند ہونے کا دعویٰ لغات کی شکل میں کرتے ہیں (۵۱)۔

☆ اُردو لغت نویسی کے ابتدائی دور کے محرکات میں نصابی اور تعلیمی ضروریات کو پورا کرنا تھا۔

دنیا کی مختلف زبانوں میں لغت نویسی کے محرکات:

دنیا کی مختلف زبانوں میں لغت نویسی کی ابتداء کے محرکات مختلف ہونے کے باوجود اوپر بیان کی گئی تین صورتوں کے تابع رہے ہیں۔

سنسکرت اور یونانی زبانوں میں لغت نویسی کا محرک:

سنسکرت اور یونانی زبانوں میں لغت نویسی کے محرکات ان زبانوں کا کلاسیکی ادب تھا۔(۵۲) یونانیوں کے زوال کے بعد رومیوں کے عروج نے لاطینی زبان کے فروغ اور اس میں لغت نویسی کے ابتداء کے لیے محرک کا کام کیا (۵۳) اور لاطینی زبان کے نامانوس اور ثقیل الفاظ کو سمجھنے کے لیے فہرستیں بننا شروع ہوئی جنہیں گلوس کہا جاتا ہے (۵۴)۔

۲۔ عربی لغت نویسی کا محرک:

عربی لغت نویسی کا محرک قرآن کریم کے الفاظ اور معنی کی وضاحت تھا۔ جس کی مثال حضرت ابن عباس سے سینکڑوں الفاظ کا مفہوم روایت کرنا تھا (۵۵)۔

۳۔ انگریزی لغت نویسی کا محرک:

انگریزی لغت نویسی کی ابتداء بھی لاطینی طرز پر glossaries سے ہوا۔ ان فہرستوں کا مقصد انجیل کے اصل ماخذات یعنی عبرانی، یونانی، لاطینی اور سریانی کو سمجھنے کی کوشش تھی۔ جس کی بناء پر دولسانی لغات انگریزی میں نظر آئیں (۵۶)۔

۴۔ فارسی لغت نویسی کا محرک:

فارسی لغت نویسی کا محرک لسانی روابط کے ساتھ ساتھ ادب بھی تھا (۵۷)۔

فارسی شاعری کے آغاز کے بعد اہل توران اور اہل خراسان شعر کہنے لگے تھے۔ان شعراء کے مخصوص شعری لفظوں اور فارسی، ترکی کے لفظوں میں امتیاز کے لیے فارسی لغات وجود میں آئیں (۵۸)۔

لہٰذا یہ معلوم ہوا کہ لغت نویس کا کام اتنا نہیں کہ، جتنا کہ معلوم ہوتا ہے یا یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ پہلے تو تمام کتابوں کو پڑھنا اور ان میں سے الفاظ یکجا کرنا ہی کون سا سہل کام ہے جبکہ اُردو کے تمام متن شائع بھی نہیں ہو سکے۔ دوسرا اُردو کا تمام ذخیرہ کسی ایک کتاب خانے میں موجود نہیں کوئی پورب میں، کوئی پچھّم میں، کوئی اتر میں کوئی دکن میں۔

لغت نویسی کے بنیادی مباحث اور مسائل:

لغت نویسی کے مسائل جن سے لغت نویس کو دو چار ہونا پڑتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حروف تہجّی کی ترتیب کیا ہونی چاہیے:

لغت نگار کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ زبان کے حروف تہجّی اور ان کی ترتیب کو واضح کرے اور الفاظ کو اسی ترتیب سے درج کرے جو اس کے خیال سے صحیح ترین ہو اور زبان میں مروّج ہو۔(۵۹) یعنی الفاظ کس ترتیب سے درج کیے جائیں، کن حروف کو حروف تہجّی قرار دیا جائے، کن کو نہیں۔اس کا تصفیہ زبان کی بناوٹ، رواج عام، منطق اور لسانیاتی پس منظر کو سامنے رکھ کر کیا جائے (۶۰)۔

۲۔ ہائیہ یا ہکاری آوازوں کو ظاہر کرنے والے حروف تہجّی کے مقام کا مسئلہ:

ہائیہ آوازوں کے بارے میں یہ بحث رہی ہے کہ ہائیہ یا ہکاری آوازوں کو ظاہر کرنے والے حروف تہجّی (بھ، پھ، تھ، ٹھ) کو الگ تقطیع میں درج کیا جائے یعنی بہل اور بھل کا اندراج ایک ساتھ کیا جائے یا دوسرے طریقے کے مطابق ان ہائیہ/ہکاری آوازوں سے شروع ہونے والے الفاظ مرکّب حروف تہجّی (بھ، پھ، تھ وغیرہ) کو مفرد حروف مان کر (ب، پ، ت، ٹ، وغیرہ) کی تقطیع ختم ہونے کے بعد درج کیا جائے (۶۱)۔

۳۔ یکساں املا کے حامل الفاظ کی ترتیب یعنی اعراب کی ترتیب کا مسئلہ:

یہ مسئلہ لغت نویس کو درپیش ہوتا ہے کہ وہ یکساں املا کے حامل الفاظ میں سے کس لفظ کو پہلے لغت میں اندراج کرے، یعنی اگر کسی لفظ کا املا حروف کی تعداد اور ترتیب کے لحاظ سے یکساں ہو لیکن اس کے اعراب میں فرق ہو (مثلاً پَل۔ پِل۔ پُل) تو اندراج کی ترتیب کیا ہوگی (۶۲)۔

۴۔ ہائے معروف، ہائے مجہول، اور ہائے لین کا مسئلہ:

اندراج کی ترتیب میں ترجیح کے معاملے میں ایک اور مسئلہ معروف، مجہول اور لین کا ہوتا ہے۔ یعنی پہلے مثلاً کھیل (یائے مجہول) آئے گا یا کھِیل (یائے معروف) (۶۳)؟

۵۔ الفاظ کی شمولیّت کا مسئلہ:

لغت نویس کو پیش آنے والا مسئلہ شمول الفاظ کا بھی ہے کہ یعنی یہ طے کرنا کہ کون سے الفاظ لغت میں داخل کرنا ہے اور کون سے الفاظ کو لغت کا درجہ قرار نہیں دینا ہے۔ گویا یہ طے کرنا کہ کس لفظ کو اُردو کا قرار دیں۔ اسی مسئلے کے باعث کسی لغت میں عربی و فارسی کے سینکڑوں الفاظ ہیں تو دوسرا لغت اس سے خالی، کسی لغت میں ہندی کے ثقیل اور بوجھل الفاظ کی بھرمار ہے تو دوسرا اس سے مطلق خالی، ایک میں سینکڑوں جغرافیائی و تاریخی نام دوسرے میں نام ونشان بھی نہیں (۶۴)۔

۶۔ دوسری زبانوں کے الفاظ کی املائی صورتیں:

اُردو زبان میں کئی دوسری زبانوں کے الفاظ شامل ہیں جو املائی صورت برقرار رکھے ہوئے ہیں اس کی بناء پر املائی مسائل کچھ دشوار ہیں اور اس میں اُردو رسم الخط کی وجہ سے بھی دشواری ہے (۶۵)۔

۷۔ الفاظ کے معنی توضیحی صورت میں یا مترادفات کی صورت میں ہونے کی بحث:

ضبط معنی لغت کا بنیادی اور اصلی کام ہے۔ لیکن عام غلط فہمی یہ ہے کہ لفظ کے معنی مترادفات کے ذریعے بیان کر دیے جائیں۔ اوّل تو ایسے لفظ کم ہیں جن کے ہو بہو ہم معنی لفظ مل جائیں۔ دوم اصولاً یہ بات صحیح نہیں۔ لغت ایسے شخص کے لیے بھی ہے جس کو مترادف لفظ کے بھی معنی معلوم نہ ہو (۶۶)۔

ڈاکٹر ذاکر بھی اس سے متفّق نظر آتے ہیں کہ ''کسی بھی زبان میں دو لفظ بالکل مترادف نہیں ہوتے مترادف سے مترادف الفاظ میں بھی کچھ نہ کچھ درجاتی کیفیّت یا فرق ضرور ہوتا ہے جسے ہم ہندوستانی میں انّیس بیس کا فرق کہہ سکتے ہیں۔''

لغت دراصل الفاظ کے سیاقی معنی کے تعّین سے سروکار ہوتا ہے یعنی وہ لفظ اہل زبان اپنی روزمرّہ کی زندگی میں مختلف موقعوں پر کس کس معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے کس معانی کو پہلے اور کس کو بعد میں درج کیا جائے۔ (۶۷) ڈاکٹر ذاکر ضبط معنی کو لغت کا اہم حصہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں ترجیح اس معنی کو دینی چاہیے جو سب سے زیادہ مرّوج ہو اس کے بعد ان مفاہیم کو جو کسی ایک علاقے، گروپ یا کسی مخصوص صورت حال سے متعلّق ہوں (۶۸)۔

۸۔ املا کے مسائل:

املا کے مسائل سے بھی لغت نویس کو نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ یعنی املا مروّج تلفّظ کے مطابق ہو، یا اصل تلفّظ کے مطابق ہو؟ کیا املا مرّوج املا کے موافق ہو، یا اصل املا کے موافق ہو؟ جمع کو ''جما'' یا ''جمہ'' لکھیں کہ نہیں، ''شکوہ'' کو ''شکوی'' ہی لکھیں یا ''شکوہ'' اور ''شکوی'' دونوں ہی درج کریں۔

ہمزہ والے دیسی الفاظ میں کیا کریں؟ ''کریے'' میں حمزہ اور ''یے'' کے دو نقطے ہوں یا نہیں؟ اور اگر ہوں تو

''کیجیے'' میں کیوں نہ ہوں؟

مرکّب الفاظ مثلاً ''خوبصورت''۔ ''گلرو'' کو توڑ کر لکھا جائے یا ملا کر؟ الف مقصورہ والے الفاظ (''متوفی'') وغیرہ کو پورے الف سے لکھا جائے نہیں؟ دیسی الفاظ جو ہائے ہوّز پر ختم ہوتے ہیں (''پیسہ'') ان کو الف سے لکھا جائے کہ نہیں (۶۹)؟

۹۔ضبط تلّفظ:

ضبط تلّفظ کا سامنا بھی لغت نویس کو ہی کرنا پڑتا ہے۔جیسے ''حماقت'' اکثر لکھنو والے ''ح'' پر زیر ڈال کر بولتے ہیں۔دلّی والے ۹۹ کا تلّفظ نون ثانی کی تشدید اور اس کے بعد یائے مجہول لگا کر ادا کرتے ہیں۔بہت سے الفاظ جو عام پڑھے لکھے لوگ بولتے کسی طرح اور لکھتے کسی اور طرح ہیں ''شہر'' اور ''شرح'' وغیرہ (۷۰)۔

۱۰۔الفاظ کے معنی کی سند میں شعراء کا کلام ہو یا نثر نگاروں کا کلام:

لغت نگاری کے مباحث میں ایک بحث یہ بھی رہی ہے کہ الفاظ کے معنی کی سند میں شعراء کے کلام کو مدّنظر رکھیں یا نثر نگاروں کے کلام کو؟ اُردو میں آج تک یہ روایت رائج رہی ہے کہ الفاظ کے معنی کی سند میں شعراء کا کلام پیش کیا جاتا رہا ہے۔یہ طریقہ ناکافی اور ناقص ہے۔زبان میں ہزار ہا ایسے الفاظ ہیں جو شعراء نے اپنے کلام میں استعمال نہیں کیے تو کیا اس سے اس کی صحت مشکوک ہوگئی؟ کیا اس سے ان کے مفہوم یا معنی کے تعیّن میں کوئی دشواری پیش آئی (۷۱)؟

اسی بناء پر اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ''ہمارے لغات شعری لغات ہیں''۔اس نقص کو دور کرنے کے لیے اوّل گم شدہ متون کی بازیافت کی کوشش،دوم سارے متون کی تصحیح،سوم ہر کتاب سے الفاظ کا انتخاب اور ان کے معانی کا تعیّن (۷۲)۔

۱۱۔الف مقصورہ اور ممدودہ کی بحث:

لغت نویسی ایک اہم مسئلہ الف مقصورہ اور ممدودہ سے شروع ہونے والے لغات کا اندراج ہیں۔اصول کے مطابق ''اگر کسی لفظ کے شروع میں دو الف ہیں تو وہ ان تمام لفظوں سے پہلے آئیگا۔جن میں ایک ''الف'' ہو۔اسی طرح کسی لفظ میں شروع میں ''دو جیم'' ہیں تو وہ اس لفظ سے پہلے درج ہوگا جس میں ''جیم'' کے بعد ''چ'' ہوگی (۷۳)۔

مندرجہ بالا اصول کے برخلاف فرہنگ آصفیہ،نور اللغات اور اُردو لغات (تاریخی اصول پر) اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ الاپتی ہوئی نظر آتی ہیں۔جیسے فرہنگ آصفیہ نے الف ''مد'' کو نظر انداز کر دیا اور الف کے بعد ''آ'' اور آ کے بعد ''اب'' اور اب کے بعد ''آب'' کو درج کیا ہے۔یعنی کسی اصول نہیں۔اگر الف مد کو دو الف فرض نہیں کرنا تھا تو ''الف'' کے بعد ''اب'' آنا چاہیے تھا نہ کہ ''آ'' (۷۴)۔

نور اللغات میں الف مد کو دو الف مانا ہے اور ''الف'' کے بعد ''آ'' اور ''آ'' کے بعد ''آب'' درج کیا ہے۔نور اللغات نے ''الف'' کے عنوان سے تقطیع ہی الگ رکھ دی ہے پھر دوسری تقطیع الف مقصورہ کی ہے۔یعنی نہ

''الف ممدودہ'' لغت ہے نہ ''الف مقصورہ''۔ اس لیے طالب علم ''الف ممدودہ'' سے نا واقف رہتا ہے اور'' الف مقصورہ'' کو حروف تہجّی میں سے ایک مستقل حرف سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہو سکتا ہے(۷۵)۔

اُردو لغت (تاریخی اصول پر) میں ''الف مقصورہ'' پہلے اور ''الف ممدودہ'' کو بعد میں رکھا گیا ہے۔ کیوں کہ اربابِ لغت کے مطابق الف ممدودہ دو الف کے برابر اور الف مقصورہ ہی کی موجودہ شکل ہے۔ جس کے اوپر علامت () ہوتی ہے۔ جسے مد کہتے ہیں۔ اور اسے کھینچ کر پڑھا جاتا ہے(۷۶)۔

اگر اُردو لغت میں الف مقصورہ اور ممدودہ کی یہ تعریف یہ ہے تو کیسے معلوم ہوگا کہ ''کھانا''۔ ''روانہ''۔ ''امداد'' میں جو الف ''کھ''۔ ''واؤ'' اور ''دال'' کے بعد آیا ہے وہ الف مقصورہ ہے یا الف ممدودہ؟ اور الف ممدودہ ہے تو اس کا ''مد'' کہاں ہے۔ اگر اس پر مد نہیں ہے تو اسے کھینچ کر کیوں پڑھتے ہیں اور اگر مقصورہ ہے تو کھینچ کر کیسے پڑھا جائے گا(۷۷)۔

۱۲۔ لغت کو انسائیکلو پیڈیا ہونا چاہیے یا نہیں؟

یہ بحث آکسفورڈ ڈکشنری والوں نے پیش کی ہے کہ ڈکشنری کو انسائیکلو پیڈیا نہیں ہونا چاہیے۔ لغت میں الفاظ کی تشریح ہوتی ہے جبکہ انسائیکلو پیڈیا میں اشیاء کا بیان۔ ڈکشنری میں لفظ کی اصل، اس کے مفہوم، مختلف استعمال اور اس کے تمام اجزاء سے بحث ہوتی ہے، مثلاً انسائیکلو پیڈیا کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ فوج، البتہ، جیسے الفاظ کا ذکر کرے یا ان کی تاریخ و تشریح بیان کریں۔ اسی طرح لغت میں جلد سازی کی معلومات یا ہوائی جہاز کی ساخت و تاریخ کا بیان بے محل ہوگا(۷۸)۔

۱۳۔ اُردو لغات میں جدید الفاظ کا مسئلہ:

اُردو جیسی ادبی زبان میں روایات مستقل اور مسلم ہیں اور جہاں ہر موقع پر نظیر اور سند کا سوال پیش ہوتا ہے اور ہر لفظ اور محاورے کے لیے سند میں کسی مستند شاعر کا شعر طلب کیا جاتا ہے، جہاں ایسے سوالات معمولی ہیں کہ۔۔

☆ ۔تم نے یہ لفظ کہاں دیکھا؟

☆ ۔کیا کسی مسلم الثبوت استاد کی سند پیش کر سکتے ہو۔؟

☆ ۔کیا کسی لغت میں ہے۔؟ ان سوالات کی روشنی میں جدید الفاظ/ نئے الفاظ کا بنانا محال نہیں تو دشوار ضرور ہے(۷۹)۔

۱۴۔ الفاظ کے مآخذ کی نشاندہی:

جس طرح دنیا کی کوئی قوم یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ وہ کسی خاص نسل سے ہے اور اس میں کسی اور قوم کا خون نہیں ملا۔ اسی طرح دنیا کی کوئی زبان بھی یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس میں کسی اور زبان کی آمیزش نہیں ہوئی۔(۸۰)

لفظ کب آیا اور کس طرح آیا اور کس شکل میں آیا کے بارے میں شمس الرحمن فاروقی کی رائے:

''اُردو کے ہزارہا الفاظ اور سابقے لاحقے ہیں جن کے بارے میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ

وہ کب آئے؟ کس طرح آئے؟ یہ تو کسی لفظ کے بارے میں بھی نہیں کہا جاسکتا، کیوں کہ لفظ کوئی چیز نہیں ہوتا جسے اٹھا کر لے جایا جاسکے اور جس کا اندراج کسی امپورٹ فہرست میں ہو۔ اصل میں یہ معاملات علم اللسان (philology) سے تعلق رکھتے ہیں۔ لغت نگاری سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ لغت نگار کا کام صرف یہ ہے کہ ہر ممکن حد تک ہر لفظ کی اصل، (یعنی وہ جس زبان سے آیا ہے) (یا شاید آیا ہے) اس کی نشاندہی کردے اور اس کی جڑ سلسلہ بہ سلسلہ کئی زبان سے ہوتی آئی ہے اس کی بھی نشاندہی کردے، ممکن ہو تو یہ بھی بتادے کہ اسکی قدیم ترین اور جدید ترین مثالیں اور کہاں ہیں؟ باقی سب ڈھکوسلا ہے(۸۱)۔"

۱۵۔ لغت نویسی وصفی/تشریحی/توضیحی (Descriptive) ہونا چاہیے یا تجویزی (prescriptive) ہونا چاہیے۔

وصفی یا توضیحی طریقہ کار سے مرد یہ ہے کہ کسی خاص زبان (مثلاً اُردو) کی صرف ونحو کن اصولوں کے تابع ہے۔ اس میں بغیر کسی جذباتی لگاؤ کے یا صحیح یا غلط کے بارے میں بغیر کسی رائے زنی کے صرف یہ بتانا کہ زبان کس طرح استعمال کی جارہی ہے۔ یہ وصفی یا توضیحی/تشریحی طریقہ کار کہلاتا ہے(۸۲)۔

دوسرا طریقہ کار تجویزی ہوتا ہے جس میں رواتی یا رواجی اصولوں پر مبنی ایک معیاری ضابطہ پیش کرکے بتایا جائے کہ کسی خاص زبان کی قواعد کے تحت اس کے استعمال میں کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور گویا زبان کا معیار اور زبان کا "صحیح" استعمال تجویز کیا جائے۔ زبان کے "معیاری اسٹینڈرڈ ہونے کا مسئلہ صرف قواعد اور لغت کے معاملے ہی میں نہیں اٹھتا بلکہ تلفظ اور ذخیرہ الفاظ کے سلسلہ میں بھی "درست" کا سوال آتا ہے(۸۳)۔

۱۶۔ مستند اور معیاری زبان کا مسئلہ

مستند اور معیاری زبان میں وہی بحث کہ لغت میں کس شاعر، ادیب یا کس متن کی سند لی جائے اور کس کی نہ لی جائے۔ اس کی مثال امیر مینائی کا امیر اللغات میں نظیر اکبرآبادی کی سند کا نہ لینا اور فیلن کا اپنی اُردو بہ انگریزی لغت میں نمایاں مقام دینا ہے(۸۴)۔ بالکل اسی طرح کا زبان کو محفوظ اور پاک رکھنے کا انداز سیموئیل جانسن اور ان کے پیش روکا تھا۔(۸۵) زبان کے مستند اور معیاری ہونے کے بارے میں رؤف پاریکھ لغوی مباحث میں لکھتے ہیں۔ لسانیات کے علم کے مطابق زبان کو"محفوظ"، "خالص"، "پاک" رکھنے کی کوششیں اس لیے کامیاب نہیں ہوتیں کہ زبان ایک سیلاب کی طرح ہوتی ہیں جس پر بند باندھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔۔۔ زبان ہمیشہ بدلتی رہتی ہے چاہے اس تبدیلی کی رفتار کتنی ہی سست کیوں نہ ہوں۔۔۔ زبان خود کو حالات کے مطابق ڈھالتی ہے اور تبدیل کرتی رہتی ہے اور زبان بدلے گی تو اس کی صحت اور استناد کا معیار بھی بدلے گا(۸۶)۔

مندرجہ بالا بحث کے ضمن میں سڈنی آئی لینڈو کی رائے:

"لغت نویسی کے سلسلے میں وصفی اور تجویزی کی بحث، جہاں تک یک زبانی عمومی لغات کا تعلّق ہے، بے معنی ہے، کیوں کہ تمام اچھی لغات (لفظوں کے) استعمال کی بنیاد پر لکھی جاتی ہیں (یعنی ان کے لکھتے وقت الفاظ کا مفہوم طے کرنے کے لیے کسی متن کو دیکھ کر لفظوں کے استعمال سے سند لی جاتی ہے۔ گویا یہ وصفیّت ہی کی صورت ہوتی ہے یعنی تمام اچھّی یک زبانی عمومی لغات وصفّیت کی حامل ہوتی ہیں۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ تجویزیّت اور تعصّب کو الگ کرنا "ناممکن" ہوتا ہے۔(۸۷) بقول ایٹکنس "کم ازکم جدید زمانے کے لغت نویس یہی سوچ کر کسی لغت پر کام کرتے ہیں کہ لغات وصفی متن (Descriptive) ہوتی ہے(۸۸)۔

گویا تشریحی، وصفی، توضیحی طریقہ کار کے مطابق لغت نویسی ایک طرح سے زبان کا ریکارڈ مرتّب کرنا ہے یعنی یہ کہ کسی زبان کے ذخیرہ الفاظ میں جو الفاظ ہیں ان کو اب تک اس اس طرح استعمال کیا جاتا رہا ہے اور تاریخی اصولوں پر مرتّب کی گئی لغت کے مطابق یہ کہ وہ یہ بتادے کہ کون سا لفظ کن معنوں میں "آتا" ہے آتا "رہا" ہے کن معنوں میں "آنا" چاہیے سے اس کا تعلّق نہیں (۸۹)۔

مسعود حسین خان لغت نویس کے بارے میں لکھتے ہیں "لغت نویس بیچارے کو جیتے جی صلہ مل بھی جائے، ستائش نہیں مل پاتی۔ ہاں اس جہانِ گزراں سے گزر جانے کے بعد اس کی نشست بقائے دوام کے دربار میں محفوظ ہوجاتی ہے۔" "یہ دنیا ہو یا وہ دنیا، لغت نویس کو کہیں چین کی امید نہیں کرنا چاہیے(۹۰)۔"

ڈاکٹر رؤف پاریکھ لکھتے ہیں۔

"لغات کے بارے میں لکھنا گویا دشتِ پرخار میں قدم رکھنا ہے۔"

لہٰذا اس مندرجہ بالا مضمون کی روشنی میں اب ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اُردو لغت نویسی محض لغت سے لغت تیّار کرنے کا نام نہیں ہے نہ یہ کہ ایک اور چند آدمی تھوڑے سے وقت میں اُردو کا وقیع لغت تیّار کرلیں بلکہ اس کے لیے ضرورت ہے ملک کے بہترین اشخاص کے تعاون کی، مستند اُردو متون کی بازیافت اور ان کے دقیق مطالعے سے الفاظ وفقرات کا انتخاب ان کے معنی کے تعیّن کی۔ یہ متون صرف ادب تک محدود نہ ہو بلکہ اس زبان کی دوسری تصانیف کو شامل کیا جائے۔ اس کے بعد بننے والی ضخیم لغت سے ادب، زبان، معاشرت، تہذیب وغیرہ کے مسائل سمجھے اور پرکھے جاسکیں۔ ایسی ہی لغت کی ایک کوشش اُردو لغت بورڈ کی اُردو لغت (تاریخی اصول پر) کی صورت میں کی گئی ہے۔

حواشی:

(۱) ابوالفیض سحر، تعارف، مشمولہ، اُردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ مسعود ہاشمی (دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۹۲ء)، ص ۱۱۔

(۲) ہاجرہ بانو، الفاظ و معنی اور زبان کا رشتہ، مشمولہ: ادبی مباحثے، (یکم مئی ۲۰۱۴ء)، ص ۶۹۔

(۳) مقبول بیگ بدخشانی، مؤلف، اُردو لغت، (لاہور: مرکزی اُردو بورڈ، جولائی ۱۹۶۹ء)، ص ؟۔

(۴) Oxforde advanced learner Dictionary of current english,Jonathan crowther,5th Ed,1995,OXUP,page 1374

(۵) مولوی عبدالحق، قواعد اُردو (کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۲۰۱۳ء)، ص، ۳۰۔

(۶) خواجہ عبدالمجید، مقدّمہ، جامع اللغات (لاہور: جامع اللغات کمپنی، جلد اوّل ۱۹۳۳ء)، ص ؟۔

(۷) ابوالفیض سحر، محولہ بالا، ص ۱۲۔

(۸) خلیل صدیقی، زبان کا ارتقاء (کوئٹہ: زمّرد پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء)، ص ۷۸۔

(۹) نجیب اشرف ندوی، مقدمہ، لغات گجری (بمبئی: ادبی پبلشرز، ۱۹۲۶ء) ص ؟۔

(۱۰) مسعود ہاشمی، اُردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ (دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۹۲ء)، ص ۲۱۔

(۱۱) ابوالفیض سحر، محولہ بالا، ص ۱۳۔

(۱۲) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، حالات، علمی و ادبی خدمات، ڈاکٹر مسرور احمد زئی (ادارۂ انوار احمد، جنوری ۲۰۰۶ء)، ص ۴۰۶۔

(۱۳) نجیب اشرف ندوی، مقدمہ، لغات گجری، مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مدّون: ڈاکٹر رؤف پاریکھ (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۱۸۳۔

(۱۴) نیاز فتحپوری، نور اللغات کی خامیاں، مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتبّہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۴۱۲۔

(۱۵) سہیل بخاری، لغت نگاری، مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتبّہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۳۸۶۔

(۱۶) ایس۔ کے۔ حسینی، اُردو لغت نویسی اور اہل انگلستان، مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتبّہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۲۶۲۔

(۱۷) Howaard Jackson .An introduction to lexicograpy ,Routledge,11 New Fetter lane london,2002,page21.

(۱۸) A practical guide to Lexicography ,Edited by pietvan Sterkenburg ,Institute fcademic,aor Dutch Lexicology ,Leiden,John Benjamins ,Amsterdam/philadelphie 2003 page 8. ،publishing company

(۱۹) مالک رام، لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ: گوپی چند نارنگ مشمولہ لغت نویسی کے مسائل (جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ۲۵، ستمبر ۱۹۸۵ء)، ص ۱۴۔

(۲۰) نذیر احمد، اُردو لغت نگاری کے مسائل، مشمولہ لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ: گوپی چند نارنگ (جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ۱۹، ستمبر ۱۹۸۵ء)، ص ۲۵۔

(۲۱) شمس الرحمن فاروقی، اُردو لغت اور لغت نگاری، مشمولہ لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ: گوپی چند نارنگ (جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ۲۵، ستمبر ۱۹۸۵ء)، ص ۶۷۔

(۲۲) ڈاکٹر محمد ذاکر، معیاری اُردو لغت، ایک خاکہ، مشمولہ لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ: گوپی چند نارنگ (جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ستمبر ۱۹۸۵ء)، ص ۱۳۶۔

(۲۳) سیّد قدرت نقوی، اطراف لغت، مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۳۴۵۔

(۲۴) محمد اجمل خان، نفائس اللغات، مصنفہ اوحد یّن بلگرامی، مشمولہ اُردو لغت (پٹنہ: دا بخش لائبریری، ۱۹۹۲ء)، ص ۱۷۳

(۲۵) رشید حسن خان، اُردو املا (لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۰۷ء)، ص ۶۷۴۔

(۲۶) ڈاکٹر مسرور احمد زئی، ڈاکٹر غلام مصطفی خان (حالات، علمی و ادبی خدمات)، (حیدر آباد: ادارہ انوارِ ادب، ۲۰۰۶ء)، ص ۴۰۶۔

(۲۷) ارشد مسعود ہاشمی، لغت اور لغت نویسی، مشمولہ لغت نویسی اور لغات (روایت اور تجزیہ)، مرتّبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ (کراچی: فضلی سنز، ۲۰۱۵ء)، ص ۱۱۔

(۲۸) ارشد مسعود ہاشمی، محولہ بالا، ص ۱۱۔

(۲۹) اُردو لغت (تاریخی اصول پر)، مرتبہ: (کراچی: ترقی اُردو بورڈ جلد اول، ۱۹۹۴ء)، ص ۱۶

(۳۰) وارث سرہندی (مرتبہ) علمی اُردو لغت (لاہور: علمی کتاب خانہ، فروری ۱۹۷۹ء)، ص ۲۹۶۔

(۳۱) https:/www.merium-webster.com/dictionary مورخہ ۱۰ اپریل ۲۰۱۷ء، ۸:۲۵ صبح۔

(۳۲) Webster's new world college dictionary ,forth edition ,2002

(۳۳) مقبول بیگ بدخشانی (مؤلف) محولہ بالا، ص ۳۵۱۔

(۳۴) www.iranicaonline.org/article/dictionaries، مورخہ ۱۴ جون ۲۰۱۶ء، بوقت ۸:۴۷ رات

(۳۵) منشی چرنجی لال، مخزن المحاورات (لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۸ء)، ص ۴۔

(۳۶) ایضاً، ص ۵۔

(۳۷) مولوی سیّد تصدّق حسین (مؤلف) لغاتِ کشوری (لکھنؤ: مطبع نامی مولکشور، ۱۹۵۱ء)، ص ۴۱۴۔

(۳۸) خواجہ عبدالمجید، محولہ بالا، ص ۱۔

(۳۹) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، علم لغت (اصولِ لغت اور لغات)، (کراچی: فضلی سنز، ۲۰۱۷ء)، ص ۹۔

(۴۰) ایضا، ص ۱۰۔

(۴۱) ایضاً۔

(۴۲) ایضاً، ص ۱۴۔

(۴۳) افتخار عارف، پیش لفظ، اُردو لغت نویسی مرتبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۳

(۴۴) ارشد مسعود ہاشمی، محولہ بالا، ص ۱۱۔

(۴۵) محولا بالا ، ص ۱۲۔

(۴۶) محولا بالا ، ص ۔۱۳

(۴۷) https:oxforddictionaries.com مورخہ ۱۱اپریل ۲۰۱۷ء، ۸:۲۹ صبح۔

(۴۸) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ڈان اخبار کالم، "Urdu lexicography :principles and practice" مورخہ ۲۴ فروری ۲۰۱۳ء۔

(۴۹) https:/en.wikipedia.org/wiki/dictionary- مورخہ ۱۱اپریل ۲۰۱۷، ۸:۲۸ صبح

(۵۰) نجیب اشرف ندوی، محولہ بالا، ص ۱۸۳۔

(۵۱) ایضاً، ص ۱۸۳۔

(۵۲) مسعود ہاشمی، اُردو لغت نویسی کا پس منظر (دہلی: مطبوعہ، طبع دوم ۱۹۹۸ء)، ص ۸ ، ۱۰۶

(۵۳) ایضاً، ص ۸ ، ۱۰۶۔

(۵۴) ایضاً۔

(۵۵) شمس الرحمن فاروقی، مقدّمہ، اُردو لغت نویسی کا پس منظر، مسعود ہاشمی (دہلی: مطبوعہ، طبع دوم ۱۹۹۸ء)، ص ۲۱۔

(۵۶) مسعود ہاشمی، محولہ بالا، ص ۱۰۶۔

(۵۷) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، لغوی مباحث (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء)، ص ۲۵۔

(۵۸) محمد علی آقائی، فارسی لغت نویسی کی تاریخ، مترجّم: سیّد سعید احمد (ناشر ندارد، ۱۹۷۵ء)، ص ۱۶۱۔

(۵۹) شمس الرحمن فاروقی، محولہ بالا، ص ۶۷۔

(۶۰) ایضاً، ص ۶۸۔

(۶۱) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، محولہ بالا، ص ۹۳۔

(۶۲) ایضاً۔

(۶۳) ایضاً۔

(۶۴) پروفیسر نذیر احمد، محولہ بالا، ص ۶۰۔

(۶۵) ایضاً، ص ۶۱۔

(۶۶) ایضاً، ص ۶۲۔

(۶۷) ڈاکٹر محمد ذاکر، معیاری اُردو لغت ایک خاکہ مشمولہ لغت نویسی کے مسائل، مرتّبہ: گوپی چند نارنگ (جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ۲۵ ستمبر ۱۹۸۵ء)، ص ۱۳۰۔

(۶۸) ایضاً، ص ۱۳۵۔

(۶۹) شمس الرحمن فاروقی، محولہ بالا، ص ۶۳۔

(۷۰) ڈاکٹر محمد ذاکر، محولہ بالا، ص ۱۳۰۔

(۷۱) مالک رام،محولہ بالا، ص ۱۴۔

(۷۲) پروفیسر نذیر احمد،محولہ بالا، ص ۶۲۔

(۷۳) شمس الرحمن فاروقی،محولہ بالا، ص ۱۰۴۔

(۷۴) ______، محولہ بالا، ص ۱۰۵۔

(۷۵) ______، محولہ بالا، ص ۱۰۵۔

(۷۶) اُردو لغت(تاریخی اصول پر)،(کراچی: مرتّبہ اُردو لغت بورڈ،جلد نمبر ا،۱۹۷۷ء)، ص ا۔

(۷۷) شمس الرحمن فاروقی، محولہ بالا، ص ۱۰۸۔

(۷۸) مولوی عبدالحق،اُردو لغات اور لغت نویسی،مشمولہ اُردو لغت(تاریخی اصول پر)،(کراچی: مرتّبہ: اُردو لغت بورڈ، جلد نمبر ا،۱۹۷۷ء)، ص (د)،

(۷۹) ایضاً، ص (ز)۔

(۸۰) پروفیسر نذیر احمد، محولہ بالا، ص ۶۲۔

(۸۱) شمس الرحمن فاروقی، محولہ بالا، ص ۱۰۸۔

(۸۲) The cambridge Encyclopedia of Language DavidCrystal ص ۳۔ ۲ ماہ بعد۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس طباعت نو،۱۹۹۵ء۔

(۸۳) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، محولہ بالا، ص ۱۹۰۔

(۸۴) ایضاً۔

(۸۵) سڈنی آئی لینڈو،Dictionaries,the art and craft of lexicography،باب اوّل اور باب دوم، چارلس سکر نبرس سنز، نیو یارک،۱۹۸۴ء،ص ۳۲۔

(۸۶) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، محولہ بالا، ص ۱۹۱۔

(۸۷) سڈنی آئی لینڈو، محولہ بالا۔

(۸۸) ایٹکنس بی ٹی سواور رنڈیل،مائیکل،The oxford guide to practical Lexicography،۲۰۰۸ء،ص ۲

(۸۹) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، محولہ بالا، ص ۱۹۱۔

(۹۰) مسعود حسین خان،اُردو لغت نویسی کے بعض مسائل مشمولہ اُردو لغت نویسی(تاریخ،مسائل اور مباحث)، مرتّب: ڈاکٹر رؤف پارکھ،(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،۲۰۱۰ء)، ص ۳۳۰۔

(۹۱) ڈاکٹر رؤف پاریکھ، محولہ بالا، ص ۷۔

آ خذ:

۱- آئی لینڈو، سڈنی Dictionaries,the art and craft of lexicography، باب اوّل اور باب، دوم، چارلس سکرنبرس سنز، نیو یارک، ۱۹۸۴ء۔

۲- احمد، نذیر، پروفیسر، اُردو لغت نگاری کے مسائل مشمولہ لغت نویسی کے مسائل مرتبہ: گوپی چند نارنگ، جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ۱۹، ستمبر ۱۹۸۵ء ۔

۳- اُردو لغت (تاریخی اصول پر)"، کراچی: مرتّبہ اُردو لغت بورڈ، جلد نمبر ا ۱۹۷۷ء۔

۴- اُردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد اول، کراچی: ترقی اُردو بورڈ، ۱۹۹۴ء۔

۵- بانو، ہاجرہ، الفاظ و معنی اور زبان کا رشتہ مشمولہ ادبی مباحثے، یکم مئی ۲۰۱۴ء ۔

۶- بخاری، سہیل، لغت نگاری مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتّبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء۔

۷- بدخشانی، مقبول بیگ (مؤلف)، اُردو لغت، گلبرگ، لاہور: مرکزی اُردو بورڈ جولائی ۱۹۶۹ء۔

۸- پاریکھ، رؤف، ڈاکٹر، ڈان اخبار کالم، "Urdu lexicography :principles and practice" مورخہ ۲۴ فروری ۲۰۱۳ء۔

۹- پاریکھ، رؤف، ڈاکٹر، لغوی مباحث، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء۔

۱۰- پاریکھ، رؤف، ڈاکٹر، علم لغت (اصولِ لغت اور لغات)، کراچی: فضلی سنز، ۲۰۱۷ء۔

۱۱- چرنجی لال، منشی، مخزن المحاورات، لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۸ء۔

۱۲- حسین، تصدّق، سیّد، مولوی (مؤلف)، لغاتِ کشوری، لکھنؤ: مطبع نامی مولکشور، ۱۹۵۱ء۔

۱۳- حسینی، ایس۔ کے، اُردو لغت نویسی اور اہل انگلستان مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتّبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء۔

۱۴- خان، رشید حسن، اُردو املا، لاہور، فکشن ہاؤس، ۲۰۰۷ء۔

۱۵- خان، غلام مصطفی، ڈاکٹر، حالات، علمی و ادبی خدمات، ڈاکٹر مسرور احمد زئی، ادارۂ انوار احمد، جنوری، ۲۰۰۶ء۔

۱۶- خان، محمّد اجمل، نفائس اللغات، مصنّفہ اوحدیّن بلگرامی، مشمولہ اُردو لغت، پٹنہ: خدا بخش لائبریری، ۱۹۹۲ء۔

۱۷- خان، مسعود حسین، اُردو لغت نویسی کے بعض مسائل، مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتّبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء۔

۱۸- ذاکر، محمد، ڈاکٹر، معیاری اُردو لغت، ایک خاکہ مشمولہ لغت نویسی کے مسائل، مرتّبہ: گوپی چند نارنگ، جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ستمبر ۱۹۸۵ء۔

۱۹- رام، مالک، لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ: گوپی چند نارنگ مشمول لغت نویسی کے مسائل، جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ۱۴ ستمبر ۱۹۸۵ء۔

۲۰- سحر، ابوالفیض، ''تعارف''، مشمولہ اُردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ، مسعود ہاشمی، دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۹۲ء۔

۲۱- سرہندی، وارث (مرتبہ)، علمی اُردو لغت، لاہور: علمی کتاب خانہ، فروری ۱۹۷۹ء۔

صدیقی، خلیل، زبان کا ارتقاء، کوئٹہ: زمّرد پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء ۔

۲۲- عارف، افتخار، پیش لفظ، اُردو لغت نویسی، مرتبہ، ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء۔

۲۳- عبدالحق، مولوی، اُردو لغات اور لغت نویسی، مشمولہ اُردو لغت (تاریخی اصول پر)، کراچی: مرتبہ: اُردو لغت بورڈ، جلد نمبر ا ۱۹۷۷ء۔

۲۴- عبدالحق، مولوی، قواعد اُردو، کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۲۰۱۳ء ۔

۲۵- عبدالمجید، خواجہ، مقدّمہ، جامع اللغات،، لاہور: جامع اللغات کمپنی، جلد اوّل ۱۹۳۳ء۔

۲۶- عبدالمجید، خواجہ، مقدّمہ، جامع اللغات، لاہور: جامع اللغات کمپنی، جلد اوّل ۱۹۳۳ء۔

۲۷- فاروقی، شمس الرحمن، مقدّمہ، اُردو لغت نویسی کا پس منظر، مسعود ہاشمی، دہلی: مطبوعہ، طبع دوم، ۱۹۹۸ء

۲۸- فاروقی، شمس الرحمن، اُردو لغت اور لغت نگاری، مشمولہ لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ: گوپی چند نارنگ، جامعہ نگر، نئی دہلی: ماہنامہ کتاب نما، ۲۵ ستمبر ۱۹۸۵ء

۲۹- فتح پوری، نیاز، نور اللغات کی خامیاں مشمو لہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء۔

۳۰- مائیکل، ایٹکنس بی ٹی سواور رنڈیل، The oxford guide to practical Lexicography، ۲۰۰۸ء

۳۱- ندوی، نجیب اشرف ،مقدمہ، لغات گجری، بمبئی: ادبی پبلشرز، ۱۹۲۶ء۔

۳۲- ندوی، نجیب اشرف ،مقدمہ، لغات گجری مشمو لہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مدّون: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء۔

۳۳- نقوی، قدرت، سیّد، اطراف لغت، مشمولہ اُردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)، مرتبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء۔

۳۴- ہاشمی، ارشد مسعود، لغت اور لغت نویسی مشمولہ لغت نویسی اور لغات (روایت اور تجزیہ)، مرتبہ: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، کراچی: فضلی سنز ۲۰۱۵ء۔

۳۵- ہاشمی مسعود، اُردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ، دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۹۲ء۔

۳۶- ہاشمی، مسعود، اُردو لغت نویسی کا پس منظر، دہلی: مطبوعہ، طبع دوم ۱۹۹۸ء۔

۳۷- Oxforde advanced learner Dictionary of current english,Jonathan crowther,5th Ed,1995,OXUP

۳۸- Howaard Jackson. An introduction to lexicograpy, Routledge, 11 New Fetter lane london, 2002

۳۹- A practical guide to Lexicography, Edited by pietvan Sterkenburg, Institute fcademic, aor Dutch Lexicology, Leiden, John Benjamins publishing company, Amsterdam/philadelphie 2003

۴۰- https:/www.merium-webster.com/dictionary مورخہ ۱۰ اپریل ۲۰۱۷ء، ۸:۲۵ صبح۔

۴۱- Webster's new world college dictionary ,forth edition ,2002

۴۲- مورخہ ۱۴ جون ۲۰۱۶ء، بوقت ۸:۴۷ رات، www.iranicaonline.org/article/dictionaries

۴۳- https:oxforddictionaries.com مورخہ ۱۱ اپریل ۲۰۱۷ء، ۸:۲۹ صبح۔

۴۴- https:/en.wikipedia.org/wiki/dictionary- مورخہ ۱۱ اپریل ۲۰۱۷، ۸:۲۸ صبح۔

۴۵- The cambridge Encyclopedia of Language DavidCrystal کیمبرج یونیورسٹی پریس طباعت نو، ۱۹۹۵ء۔